© rasailojaraid.com

اسی حکم پر عملدرآمد ہوا ہوگا جو دوسری گورنمنٹوں نے جاری کیا ہے۔ اگر وہاں اسکے خلاف ہوا ہو۔ تو ہمکو وہاں کی اہلحدیث اطلاع دیں۔ اسپر ہم کچھ کارروائی کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ گورنمنٹ پنجاب اور دیگر لوکل گورنمنٹوں کے ہم نہایت شکرگذار ہیں جنھوں نے خود ہی اپنے حکم سابق ممانعت استعمال لفظ وہابی کو ملحوظ رکھا۔ اور ان فارموں میں اس دل آزار لفظ کو درج نہ کیا۔

بنارسی فساد کے انسداد میں ہمارا استحقاق شکریہ

بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ بنارسی فساد کا وہ شعبہ جسکا اثر حضرت شیخنا و شیخ الکل کی بارگاہ تک پہنچ چکا تھا موقوف ہوا۔ اور ہمارے عزیز مولوی محمد سعید بنارسی نے اس جعلی خط کا (جس کا فوٹو انہوں نے شائع کیا تھا اور وہی فوٹو اس شعبہ فساد کا مبدا تھا) جعلی ہونا تسلیم کر لیا۔ اور اس کی اشاعت پر افسوس و ندامت ظاہر کر کے حضرت شیخ الکل سے عفو چاہا۔ اور اسپر حضرت شیخ الکل سراپا رافت و مروت نے انکا قصور معاف کر دیا اس امر کو عزیز بنارسی نے خود ایک ضمیری پرچہ میں ظاہر کیا ہے جسکی نقل ذیل میں درج ہے۔

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین۔ اما بعد راجی رحمۃ اللہ المجید محمد سعید گذارش کرتا ہے کہ میں نے تحریر مندرجہ ذیل بحضرت جناب میاں صاحب روانہ کی۔

از محمد سعید بحضرت جناب مخدوم مکرم جناب مولانا وسیدنا محمد نذیر حسین صاحب دام اللہ ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جس خط آپ کا میں نے فوٹو شائع کیا۔ اوسکے جعلی ہونیکا مجھکو علم نہ تھا اسلئے میں نے اوسکو شائع و مشتہر کیا اب جناب کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ وہ خط جعلی ہے لہذا میں اوسکی اشاعت پر سخت نادم ہوں اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ سے اس خط کی اشاعت میں جلدی ہوئی۔ لہذا میں اس قصور کی جناب سے معافی مانگتا ہوں۔ الراقم العاجز

محمد سعید عفی عنہ

جواب جناب میاں صاحب نے یہ عنایت فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو آپکی تحریر مورخہ ۱۳ صفر ۱۳[illegible]ھ میرے پاس پہنچی اوس سے معلوم ہوا کہ ایک پولیسی مفسد کی بیجا کارروائی سے مغالطہ ہوا جسکی وجہ سے آپ نے اوسکے جعلی خط کا فوٹو شائع کر دیا چونکہ آپ حسب طریقہ محمودہ اوس غلطی سے رجوع کرتے ہیں اور اسکی اشاعت میں سرزد ہونیکی مجھ سے معافی چاہی ہے۔ لہذا میں آپکو لکھتا ہوں کہ اب میرا دل آپکی جانب سے بالکل صاف ہے اب کسی طرح کی ناخوشی آپ سے مجھکو نہیں ہے فی الواقع وہ کسی مخالف طرفین کا فعل تھا جس سے فیمابین ہمارے اور تمہارے رنجش اور اختلاف پیدا ہو گیا تھا اب میں لکھتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے تحریرات سابقہ جانبین کا کچھ خیال و لحاظ نہ کیا جائے اور حدیث کی سند میری دی ہوئی [illegible] بعینہٖ تمہاری ذات سے جاری رہے اور اہلحدیث تم سے فیضیاب ہوتے رہیں زیادہ السلام خیر الختام۔ تحریر [illegible] صفر ۱۳[illegible]ھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر اتنا ہی بڑا بلکہ اس سے بڑھکر یہ افسوس بھی ہے کہ عزیز بنارسی نے اس معافی قصور بجالی تلمذ پر ہمارا شکریہ
ادا نکیا جو انکے ذمہ پر واجب اور ایک دینی لازم تھا خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ اپنی غلط فہمی اور وہم بدگمانی سے
پہلے شیخنا و شیخ الکل کی ناراضگی کا موجب ہم ہی کو اقرار دیچکے اور اپنے پرچہ نصرت نمبر ۵ و ۶ جلد (۴) کے ضمن میں بیان
کرچکے تھے کہ جناب شیخنا و شیخ الکل کا اس فوٹو کو جعلی قرار دینا اور اسکی اشاعت پر ان (بنارسی) سے ناخوش ہونا
ہماری ہی (خاکسار کی) ترغیب سے ہوئی۔ اور اسکے بعد وہ یہ بھی جان چکے تھے کہ اس معافی قصور کا موجب
بھی خاکسار ہی بھی شخص ہے جس نے جناب شیخنا و شیخ الکل کے فیصلہ و حکم اخیر کو جو جلسہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ میں ہمارے
(بنارسی کی) خوہ میں صادر ہوا تھا چھپنے نہ دیا۔ اور ہمارے حریف کے حوالہ نکیا یہی شخص ہے جس نے جناب ممدوح کو اس خط
(جس میں انہوں نے ہم (بنارسی) کو زمرہ تلامذہ سے خارج کر کے واپسی سند کا حکم دیا تھا اشاعت سے روکا یہی شخص
ہے جس نے اپنے خط کے ذریعہ ہم (بنارسی) کو اشاعت تحریرات مذکورہ کی موقوفی کا وعدہ اور طمع دیکر معافی مانگنے کا
مشورہ دیا تھا بلکہ مضمون درخواست معافی (جس کو ہم نے شیخ الکل کی خدمت میں پیش کیا ہے) تحریر کر کے ہمارے پاس بھیج دیا
تھا اسی مضمون کو ہم (بنارسی) نے حافظ مولوی عبداللہ صاحب کی فہمایش سے اپنے خط میں نقل کر کے شیخ
الکل کی خدمت میں پیش کیا تو انہے ہمارا قصور معاف فرمایا اور فرط مروت اور رافت سے اس معافی نامہ کو جس کا مسودہ
حافظ مولوی عبداللہ صاحب نے اپنی قلم سے لکھکر حضرت ممدوح کی خدمت میں بھیجا تھا اپنی قلم سے نقل فرما کر
ہمارے پاس بھیجدیا پھر کیا بحکم شریعت و عقل ان پر واجب نتھا کہ وہ اس قصور کے معاف ہونے اور معافی قصور
و بحالی تلمذ کی سند حاصل کرنے کے بعد ہمارا شکریہ ادا کرتے اور اس سوء ظنی اور غلط فہمی کی جو پرچہ مذکورہ میں ظاہر کر چکے تھے
تلافی عمل میں لاتے۔ بیشک واجب تھا جس سے انہوں نے ابتک تغافل کیا ہے۔ گزشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی وہ ہمارا حق (شکریہ)
ادا کریں اور تلافی مافات عمل میں لادیں۔ اور اگر ہماری اس واجبی شکایت کے مقابلہ میں انہوں نے عذر بدتر از گناہ کیا
اور ان نعمتوں کی شکر کے بجائے کفران نعمت کا ارتکاب کیا تو ہم اپنا حق خود وصول کرینگے اور ان سب کاغذات کو جو ہمارے پاس موجود
و محفوظ ہیں (۱) حضرت شیخنا شیخ الکل کی دستخطی متعدد خطوط جن میں انہوں نے جعلی خط کے فوٹو کی اشاعت پر بنارسی
کی نسبت سخت ناراضگی ظاہر فرمائی (۲) جلسہ عالم ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ کی روئداد جس میں آپنے بنارسی کی نسبت آخری
حکم صادر فرمایا تھا۔ (۳) حضرت شیخنا کا خط بھی بنارسی جس میں آپنے انکو واپسی سند حدیث کا حکم دیا اور زمرہ تلامذہ سے
خارج کیا تھا۔ (۴) ہمارا وہ خط جس میں ہم نے عزیز بنارسی کو اس جلسہ کی کارروائی سے اطلاع دیکر معافی مانگنے کا مشورہ دیا تھا
اور اس سے ہماری نیک نیتی اور اصلاح طلبی کا کامل ثبوت ملتا ہے۔ (۵) حافظ مولوی عبداللہ صاحب غازیپوری کا وہ خط جس
میں انہوں نے شیخ الکل کی خدمت میں مضمون معافی نامہ لکھکر ارسال کیا تھا۔ (۷) حضرت شیخنا کا خط بھی مولوی محمد بشیر صاحب
جس میں انہوں نے عزیز بنارسی پر اپنا کمال عتاب ظاہر کیا تھا (۸) مولوی محمد بشیر صاحب کا خط بھی حضرت شیخ الکل جس سے
اس جعل کے جعلسازوں کا پتہ لگتا ہے اور اس فساد کے بانیوں کا جو مدت سے اسمعیل ذبیح کے نام سے گمنام تحریریں چھاپ کر

ہمارے خط کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ (۶) حافظ صاحب موصوف کا وہ خط جس میں

© rasailojaraid.com